

لکھنؤ، سال، سید محمد عجم کی برسی کے موقع پر اکابر عظیم التبار مجمع میں منعقد کیا
 (۱۹۲۲ء)
 حکیم محمد ارجح الحق صاحب فیچر و گلدن وائیڈ سٹریٹ سنخ
 ۱۹۲۲ء
 دکان ازمیں لکھنؤ، جاکا طرہ پر بن گیا شانین

عرض حال

سرسد مرحوم کی برسی کے دنوں میں مولوی مدظلہ صاحب مرحوم دہلی کی
کوئٹہ سے تقریباً ہر سال میں حیدرآباد میں جلسہ سرسدر جو آپ کی مادام کی بے لگے کیا جاتا
تھا کچھ ایک سال ایسے ہی منع یہ مولوی غریب مراد صاحب سے ہو گیا کہ اس وقت
میں میں سید صاحب مرحوم کی برسی پر کوئٹہ کے بعض افسانوں میں اصبح اسے سلسلے
ہوا لگتا ہوں اور جہاں تک سنا ہے علاحدہ ہی رہا ہوں مگر راجہ صاحب مرحوم کے
اسرار میں خیال انکار نہ ہوئی۔ اور میں نے یہ کچھ جو ملک میں کیا جاتا ہے ایک بہت
بڑے مجمع میں جس میں سٹیشن سٹیشن آکر مدد ملی حد درجہ سے ہے۔ کے سایا۔ اس کے
عواموں سے بڑا کثیر حشرات جو کے لئے مگر اس کے لئے کے بعد میں نہیں سمجھتا
کہ کسی نے اس راعصر میں اس سے اصلاح کیا۔

پہلے اسے میرے دوست مدظلہ صاحب کی لئے اڈیشن میں دے رہے
تھے رسالہ دکن ریو بوائے شائع کیا تھا جس میں میں نے اس صاحب
جاموش کی قدر دانی سے سرسری میں اگر دیں ایک قلم رسالے کی جیت سے طبع
میں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر حضرات اسے دلگدا۔ میں سے طلب فرمائے گئے۔ اسی حال
میں نے اسے دلگدا میں بھی طبع کرایا۔

اگر حضرات کی خواہش تھی کہ اس ایڈیشن میں کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ مگر چونکہ یہ
وہ چیز ہے جو ملک میں نہیں ہو چکی ہے اور ایک خاص جلسہ کی یادگار ہے اس لئے اسے
مناسب نہیں معلوم ہوا کہ اس میں کچھ رد و مال کیا جائے۔

اس میں سے زیادہ کچھ عرض کر چکی تھی ضرورت میں معلوم ہوتی۔

حاکم
محمد اسلم سرور

واللہم صل علی سیدنا محمد
 سید احمد خان کی بی بی برکتین

ہر سید کے علاوہ ہمارے آج سے ۲۵ سال پہلے دروہ سورسہاں کی
 زندگی ہی میں کہ ہو چلا۔ اس کے دماغ اور سر اور تو ہم دیکھتے ہیں
 کہ وہ سب اسلامات ہمارے سورسہاں ہو گئے۔ اور ہر عرصہ امیر و سلیم کردہا ہے کہ
 یہ سہم جو مسلموں کے پیچھے ہوئے ۱۰۰۰ کے دماغ اور اس کے عم ہوں کے دلی و
 ہے اس کا اعتراف کرے کسی کو مائل ہے کہ اس کی دماغ سے سامان کہہ سکتا
 فائدہ ہو گا ملک اگر صاحب عقل غالب اندلس اور رہا۔ تھیں لوگ دعویٰ کرتے
 اس کے ملک متحدہ دماغ ہی میں سارے ہندو اس کے سامان اور سر۔ ایک تھیں
 سے سارے دماغ مانی سے نکالنا اور وہ جس سے بد بھالیں پیدا صاحب کی مدد کی۔ اس
 سے ہر کوئی دانت سے کہے کہ وہی فائدہ حاصل ہے۔ یہ سہوہ لہا سکا اور
 سے استہکس، موٹس اور مسلم کہ لہا کہ لہا کی دماغ رقی کے لیے اس کی
 دانت اکاسر۔ جی۔ یہ سہوہ لہا نام آجاتا۔ یہ سہوہ لہا نام آجاتا
 دروہ سورسہاں کے کہے گئے ہیں اس کے اس بارہ ماس سے کہہ لے مام و لہوں اور
 ہم مہوں کو مامے اور ماسے کی سہوہ لہا نام آجاتا۔ یہ سہوہ لہا نام آجاتا

ای لئے ہم آج سید صاحب کی برہم کی کا الہ اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور
 کیا ماسے میں کہ سید جو م کے سہوہ لہا نام آجاتا۔ یہ سہوہ لہا نام آجاتا
 را اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور
 درہ کی سر جس سے کہہ لے کا صیح، دانت ای ہوں، یہ سہوہ لہا نام آجاتا
 اس ماسے میں کہہ لے کا صیح، دانت ای ہوں، یہ سہوہ لہا نام آجاتا
 اطلاعات اور سورسہاں کے الہ اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور اس کے الہ اور
 ہوں گے ہیں گراہی انکا ہر کہہ لہا نام آجاتا۔ یہ سہوہ لہا نام آجاتا
 دروہ سورسہاں کے کہے گئے ہیں اس کے اس بارہ ماس سے کہہ لے مام و لہوں اور

راہ سالار اور دس ہونہی جائے گی اور درمیان درمیان راہ دھات سے مانتا جائے گا کہ یہ راہ اسے اور سالار کو سب الیں کا فائدہ پہنچائے گی
 ۱۔ لاکھ کی کرہ مار دند مال اور دس میں گھر گئی جس حکم سے اسلام ان کے
 مالک کا مالوں بی اور یہ سالار اسلام کی لیاں میں حکو سالار ورنہ موجود تھا ان کے
 ۲۔ مال و اطوار ملک کا لیاں بی اور لیاں کی کہ جسے غیر قوم اور غیر مذہب والوں
 کو دیا جائے ہر قسم کا اور ان کی ہر ایک میں ایک ہونی لظرفانی بھی مسلمانوں ہی
 ۳۔ اپنی خاصہ رشتہ اور اس سالار قوم پر مار رہا۔ لکھ و گھر سالار سے بھی ان کی
 صنعتوں اور ان کی سادوں کو رسا کی نگاہ سے دیکھئے اور ان کے نفس قدیم پر
 چلنے کی کوشش کر لے یہی ہے اور یہ سالار مسلمانوں کو مار کر ادا تھا
 کہ اگر کوئی غیر قوم یا رشتہ الی تار میں ان پر غالب بھی آئے گی تو وہ بھی ان کے
 نفس و دم چلے کے لیے غور ہوئی۔ اور ان کے مذہب و ادب کو احیاء کر کے
 رہی اسلام ہی کا دل میں جمائے گی۔

ہیں ای حوس نصیبی رجا اکا۔ کہ کرنا ہا ہے کہ جس دم سے ہیں معلوم کر کے مصوح سبایا
وہ اسباب کے اعلیٰ اوصاف سے متصف اور صفت و غیر مصف ہے جس کی وجہ سے
ہما ہی دوم کا وہ سرور ماہ سے بچ کے رہ رہا ماضی تھا۔

مگر اس صورت میں ہی ایک بہت بڑا اندسہ ہے جسے کسی ظالم دوم کی ماضی کے اندسہ
سے کم نہ سال کرنا چاہئے انکس ادب در اکا، دم کی مصوحی و معلونی کا اسدانی رہا
اساتے رمادہ نصیبات سے بھرا۔ اہو اپنے ایک صمد سد اہو جاتی ہے کہ ہیں اپنے
فاتحوں کی ہر حسرت سے نصرت کرنی چاہئے نہ اُس کے اوصاف و اطوار اوصار کرنا چاہئے
نکہ اُس کے ساتھ ملے جیلے اور اُٹھے بیٹھے سے ہی بدہیر کرنا چاہئے اس کا یہ ہوا
ہے کہ ایسی دوم اپنے زمانے کی یوں سے محروم رہے خود ہی ساہیال ہونے لگی ہے
بھراس کے صدر و رور کے اندر۔ مگوئی کی مادی پڑ جاتی ہے اور دل زمانے کی ساہیال
کو گوارا کر لیا ہے تو کیا یا ایک دوسری نہ مادی صفت سے مزین ہو جاتی ہے جسے انگریزی
میں ہی ایک کہتے ہیں یعنی ای مام حیدر ہی اور صفر نظر آئے گی ہیں اسے حال ہو جاتی ہے
کہ اسے وضع و لباس و صناع و اطوار اور کس واس کا اس ایسے عصب و لہر آئے گئے ہیں
کہ مصوح دوم کو خود ہی ان ممالوں کی رہبری کی کہ انی سو تک سے نصرت ہو جاتی
ہے۔ اور اگر حاکم دوم ہندوں اور دلوں کی ہے تو کسی عہد دوم اسے کو ای دوم ہر
میں سر یک ہی ہیں کر کے مصوح قوم اسے آ، نہ ماحول کے دس ملت میں حاصل
ہوئے ہوئے داہن جاتی ہے

اکلی نام صاف ہندوں کی ہی مامج ہے۔ ایسی مامج ہما ہی دوم اور حسوس سلا باقی
ہا دساں کی ہے مگر وہ اس مامج کی اتنا تک ہیں۔ چکے یا سنے سے کہ سترہ دے
درمیاں رہا آئے روکا اور رہاے کی اُس خطرناک گھاٹی سے اتار لیا جو ابھس، اگر اہل
کی طرف لئے جاتی ہیں جو کہ انگریزوں کی دوم الضمانہ سد اور سر تصف جاتی اس سے
ان دونوں کو وہ اڑا مارا کہ مگوئی کرنا ہا سے لے سروری مادی عہد کے ہا ہر
انگریز و رہبان اور ایسے دلوں کی مام مالوں سے۔ اور سب جاتی، و بی لہر
اور سب سے اگر سر سب اسے دیکھ لے ہوں گے اور اس کے لہا اہل
ایسے مامج و اطوار سوچ رہے تری لے ساتھ ہمارے دوم میں پڑھتا سنا ہے اسکر

معمری اب میری جی بات معلوم کی کہ کسی کو نصیب ہی ہو سکتی تھی۔ مگر یہ ممکن نہ تھا
 کہ ایک شخص اس قسم کی معسرانہ رمانیت کیسے اور انسان کامل میں سے جاسے
 انھیں غلاموں نے اسی عامی کی سرعام معسرانہ وہاں سے اب کے کال میں کہہ دیا کہ
 ہماری سرمدی کے گناہ اسباب ہیں اور ہم اگر مابھی سے کما جاتے ہو تو میں کیا کر رہا ہوں
 اس کے ساتھ ہی ساتھ انھوں نے علوم اسلامہ کو غور و مامل سے مطالعہ کیا اور شروع کیا اور
 ان کی تہیں دیکھ کے بعد دعویٰ کیا کہ اس میں دیا میں جی الہامی کی کام مانی جاتی ہیں۔
 اس میں سے صرف نماز ایک ہی ایک ایسی کتاب ہے جس سے کہ کوئی حشر دفاع موحہ دات کے
 خلاف ہے اور یہ میں اور میں معاسرت کی سدرہ مگر علمائے زمانہ اور عام مسلمان اس
 دعوے کے ماننے کے لئے مار رہے تھے۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ خلاف طاعت و افحات کا ظاہر ہونا
 ہی لیا ہو گا اور یہاں تہیت ہے سدھما سے اس دعوے کے ساتھ ہی
 امام سائل مدعی مرتب شروع کی و صوع و صعیف رد ایاب کو جسٹروما اور
 موافقین و درجہ کے دیگر مسام حیر دل کی طرف سے آنکھ مد کرنی نہ پاس
 ہو سکتے تھے۔ غاصب ہی رد افراد مرتقی کرنی ملی کسی ہر جگہ سدھما صاحب
 کو گناہ دی جا۔ یہ کیس کہہ دیا کہ اس کے موافق مانع ہوئے تھے۔ اور ان کی تردید یا
 مدعا در سائے جاری ہو گئے اور پٹیک ایک ایک اسار مانہ آگیا کہ وہ دو لوہار سے لعت
 و لعن کی حد ادا ہوئی تھی اور سدھما صاحب اسے کام میں مقبول سمجھے۔

ان کے اس طرز عمل پر کچھ بھی کبھی کبھی اعتراض کر دیا جاتا تھا کہ سر سید دھوی
 دلائل کے متعلق میں ہر طرح کا پتہ کرتے مگر مدعی مسالاس میں ان کو مدخل دیا جاتا
 تھا اور یہ کہ ہمارا ہر ایک معاسرت ان کے لٹریچر میں ہے اور اخلاقی دعاوات اور ان کے
 رسالہ اسباب اس کا تھا اور یہ کہ لغوی میں مال مدخل دے کسی قسم کی
 اصلاح آتی ہو سکتی تھی۔

اور سدھما صاحب کی تفریحی صلاح کی سرورب جس میں ہوتی تھی اس کو خلق مادہ سر
 رسد ہی سے تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ ایک طرف تو انگریزوں کی عام تعلیم مسلمانوں کو
 لادھس اور غلامی اور ہی سے دوسری طرف یہی لنگ اسلام کی علامت تہذیب کو بری
 سے اور وہ مابک انہما رہاں تہ کمال پہاں سے کہیں سے مسلمانوں کے

کجاں آساں مسری طرف دہ ماہب حودت ہائے درارت اسکے محکوم علیے لے تھے
 اگر آدمی یا کے ان کے مذہب پر حملے اور طعن و تشنیع کرے لگے ہیں جو بھی طرف حودت مسلمانوں
 کی نہ حالت ہے کہ صرف رسول اور جعفر الاسعدیوں کا نام اہول ہے، ماہب رکھ لیا ہے
 ان آسوں سے مسلمانوں کا بچا ماحصر اس کے کہ مذہب میں دخل دیا جائے، مکس وی سے تھا طبع نظر
 اس کے آساں اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے تھے وہ بالکل نئی قسم کے تھے عیسائی مسری اور
 درص کہ رہے تھے کہ اسلام لوگوں کو منو کر کے اور سرد سر بھلا مانگا اور اسلام کی ساظم
 خود اور لوٹ مار پر ہے اس کے معامل مسلمانوں کو جائے جواب دے کے اس سر بار تھا کہ ہم
 اسے کا فرمانے اسے کیسے کہو دے۔ ایسے ستاڑے اور بھونے دے کہ وہ رہے تھے کہ
 فاضلہم اجماع ماؤ برن دل و کافر کے مارے سے ٹرا کوئی آساں

کسانی کے تھے کہ مسلمانوں میں حاد مرض ہے لہذا وہ عدد مائی ہیں اور مطیع و فاکس
 رعایا کی سند سے ہیں رہ سکے، اہر ہمارے ملہا در دسور سے حاد کا موسی دے رہی
 تھے اور عام کے مردک حاد جنگی اور لوسے اور ہنگامہ کو لے کا نام حاد بھا عیسائی کہہ رہے
 کہ اسلام علم و فضل کا دین ہے، اور حضرت عمرؓ نے ملہر کا نام کس حاد حلوایا۔ ادھر جا کر
 بولی آساں فرما رہے تھے کہ

علم و نہ است و نہ آں و نہ
 اگر جو اندھ اس گرد و غلب
 اور کس حاد اس کے کے حلائے کی رداست جو متوجہ عیسائیوں کی سائی ہوئی تھی اسکو
 فخر کے سا کو قبول کرٹ اور بھائے در اس رمار کر رہے تھے۔

عیسیٰ رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے گناہ و عصیان کو مات کرتے۔ مسلمانوں کی طرف سے
 اس کا الہامی جواب توڑہ سے کمال کمال لے نہ دیا جا تا کہ ہمارے مردک دلائل
 سمیر سے اسی ساہ کار ماں ظاہر ہوئی ہیں اور یہ حائے تھے کہ عیسائیوں کے مردک
 ایما معصوم ہی ہیں اس کا کچھ ہیں مگر نا اور ہمارے عو دے کی سب اور اس کی
 عصمت میں شہ نگا حاد ہے

عرض کہ دسماں اسلام ہوا عمر اس کرتے اسکو مسلمان اسے جا بلا۔ ع
 در کر کے کے اُسے تسلیم کیے لیے تھے اسی مالوں میں ہر شخص ابدارہ کر سکتا ہے کہ لغیر
 براہی مساحت میں حل دے کہ مسلمانوں کی اسلام کو بکر مکس تھی و سید صاحب

مکتوب کے ہیں کہ صلواتی اگر کسی سے کام لیا سوز کرے لوں کی سیر دی کرے ہی سے محری ہیں
 ہو گا شہادۃ ال کی برادر کو لا بھی اگر رسم برقی سے عموماً ہو لو محری اور سیرید کے گردہ
 کارکن رکس ہیں صاحب بر سڈنٹ اور حاضرین میں اب اس سے احارت لے کے
 ایسے میاں کے سلسلہ کو تم کرتا ہوں اور جس قوحہ سے میرا لکھنے میں اس لے اس
 عریہ کیا اسکی سبب اس کا فک کرار ہوں والسلام

محمد عبد الجلیل شہر

اطلاع عام

اگر کت مروت اور اہل مطالع گدا نت معوق طبع اور مانوں جیڑی کتب کا لحاظ
 نہیں کرتے اور آجہین بعضاں اٹھاتے ہیں میری بعض کتاواری کو مجلس سروس
 کے مطالع لے چھا یا جس میں سے بعض ہی کو احازت دی گئی بھی نگہ میں لے
 جہاں ک سا دکر رکھا۔ اور سدہ کیا کہ ان کو بعضاں سو کھا یا جائے لیکن اس
 کوں نے اس سے اعتدالی کہ ساتھ میری کتاواری کو غارت کر ماؤ سلا کہ
 ہار کا دیا سردی کر ماؤ کہ میں سدہ اس کوں نے امداد عام اطلاع دیا
 کہ یہ غیر تمام اگلی پھلی کتا میں تاریخیں ہوں ما اول سے محفوظ ہیں اور قریب قریب
 سب جیڑی شدہ ہیں۔ اگر کسی صاحب نے کسی کو بھی طبع کیا تو فوراً عدالت
 سے رجوع کیا جائے گا اور وہ سخت بعضاں اٹھائیں گے میں باکیدم کہ ساتھ
 کتا ہوں کہ ہرگز کسی کے ساتھ رعاب و مروت کار ماؤ نہ کیا جائے گا اور قاتلوں
 بعضاں دعوادعہ ال سے ملا مال وصول کر لیا جائے گا

خاکا مارا بہرہ بردار احمد شہر

دنگدانه

بولسا سر کا متھو رادی و تار بھی رسالہ
 جس نے ران اردو کے علی حوالہ کو اہل لٹریچر
 سے خود یا مریدوں کو ایک سال حرمیدار
 رہنے کے بعد اگر وہ دوسرے برس ہی حرمیدار
 رہیں تو ایک یا اول مستند رکھا
 جاتا ہے اور وہی سال ماحول کے بعد
 اور محصول ڈاک بروی بی ردل کر دیا
 جاتا ہے قیمت سالانہ محصول ڈاک
 دنگدار کا دی بی مہر اور مال کا دی بی
 اس کا محصول رہا کے بعد اکھٹا جاتا ہے۔

دل افروز

اولوں کے شان چھوٹا مہر لسا سر کے دل
 کے نید اس رسالے کو صرف حرمیدار میں
 ہستہ دلے اولوں کی سلسلہ جاری رہتا ہے
 صفحہ نمٹل کے علاوہ (۲۶) ہستہ ہیرا بیلا دل
 مہر لسا سر کا طبع را دھوتا ہے اور وہ مہر کریم
 کے کسی مال کا مہر سالانہ محصول ڈاک کا ہر
 سال بیل کر دل دور کا سال شروع ہوا جزا دل بیل کا
 پکار بیوی بی بی کے سالانہ محصول لروا جاتا ہے
 مہر کے واسطے ۳ کے ٹکٹ آنا چاہیے۔
 مہر دنگدار دل دور۔

کتاب متفرق

۱۲	محدوب	۱۵	یری حانہ	۱۵	رام ساری کمال
۱۲	جمیلہ	۱۵	ہم حرمیدار	۱۵	چرب کمال
۱۲	سے دوسرا	۱۵	تریاقی اعظم	۱۵	حسن سرور کمال
۱۲	بینی پیری	۱۵	حرمیدار علاج	۱۵	احقر وحیدہ کمال
۱۵	یری حانہ	۱۵	لوا توش	۱۵	گورہ
۱۵	کرمستہ تقدیر	۱۵	اک تاشر کا احام	۱۵	پیل کا ساس
۱۸	حکیم حسن دھیم	۱۵	حسن محکم	۱۵	اہرام مصری
۱۸	لال کیناں	۱۵	التس	۱۵	تقدیر
۱۵	حوی قیمت	۱۵	جایک سوار محفوظ	۱۵	مستقیم
۱۵	دقا بیع ادبی	۱۵	کشمیر برع رسانی	۱۵	محمود و عرب
۱۵	الو کی دم فاحہ	۱۵	دار عشق	۱۵	اسمعیل و رہرہ
۱۵	الغار دق	۱۵	حور عین	۱۵	قاتل
۱۵	مید رعلی دیو سلطان	۱۵	حام رہرہ	۱۵	ثریا
۱۵	بیوہ تلخ	۱۵	استاد	۱۵	دولت درایہ
۱۵	شہر دوا	۱۵	سیرۃ العباس	۱۵	دیوان حسرت
۱۵		۱۵	رہبر	۱۵	سکاری کایہ
۱۵		۱۵	عوس کست	۱۵	عرو سارہل
۱۵		۱۵		۱۵	مہربان دوست

حکیم محمد سراج الحق شہر دنگدار از کمرہ بزن بکشی ان کھنڈو

تصانیف مولانا محمد علی رحیم صاحب

تاریخ و سوانح محمدیان

- (۱) حیات ابدی حضرت محمد کے حالات
- (۲) ابو بکر نشانی حضرت سلی کے حالات
- (۳) تاریخ مسجد مدینہ عرب کے فتوحات مدنی
- (۴) غزوات معین الدین حضرت امیر کے حالات
- (۵) سیکھتہ بیت جنت جلیلیت امام حسن
- (۶) اقصاء نفس محمود غامدی کے حالات
- (۷) حسن بن صباح علی رقم طریق اسماعیلیہ
- (۸) قرة العین ایک محمد طوی کے حالات
- (۹) شریک ملک محمد داؤد علی انور محمود
- (۱۰) فکر فوریہ ملک کی الگو کی سوانح
- (۱۱) صفیہ بنت اسلام ایک محفوظ تاریخ

تاریخ و سوانح محمدیان

- (۱۲) جویا سے حق حضرت رسول اکرم کی سوانح
- (۱۳) تاریخ خرمی شطوط عباسیہ کے زمانے کا ایک
- (۱۴) مفتوحہ قریح ایک مانتا و بختاری اول
- (۱۵) انفاس الہیہ ایک مانتا و بختاری اول
- (۱۶) حرمک محبت مینتانی فیض بادوں کی الگو
- (۱۷) دھاب کی اس سے اپنی تصویریں ہر سنی
- (۱۸) طاہرہ مولانا کا شہلا اور تارہ اول
- (۱۹) جس کا ڈاکو حرام لور کے لوہا کی مرکز
- (۲۰) امر اور دربار حرام لور حرام کے لوہا
- (۲۱) قیام دہاں دہاں حضرت امیر عثمانی
- (۲۲) رومہ الکری روم کا قہر لوگوں کا حملہ

مفتوحات

- (۲۳) ایک الہامیہ معرفت میں یہ احمد حامی ایک ساگر
- (۲۴) سیرت امامت شامی سیرت میں یہ احمد حامی
- (۲۵) ہشتان کی موسیقی برکتی شامی کا
- (۲۶) اردو سے ہندو کی تعلق
- (۲۷) رمانہ اور اسلام مولانا کی سوانح
- (۲۸) سبب غم از غم وصل
- (۲۹) اسیری امل ایک ہاؤس

مفتوحات و لکڑی پریس

- (۳۰) مسلمان باجداران ہند ہر
- (۳۱) یاداش غل ایک ہایت دلچسپ
- (۳۲) اول موسوم بہ تہذیب سار احمد حامی
- (۳۳) دوم موسوم بہ حیات سار احمد حامی

دکڑی لکڑی کی کل جلدیں

جلد ۱	جلد ۲	جلد ۳	جلد ۴	جلد ۵	جلد ۶	جلد ۷	جلد ۸	جلد ۹	جلد ۱۰
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹

جلد ۱	جلد ۲	جلد ۳	جلد ۴	جلد ۵	جلد ۶	جلد ۷	جلد ۸	جلد ۹	جلد ۱۰
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹

المنہر رحیم و سراج الحق و لکڑی پریس و لکڑی پریس و لکڑی پریس

